پروفیسر خالد علوی

تجارت کے اسلامی اُصول

(۲)

[پہلی قسط میں سب سے پہلے یہ صراحت کی گئی ہے کہ اسلام نے انسانی زندگی کے ہر پہلو کے لیے اصولی رہنمائی کی ہے۔ پھر یہ ذکر ہے کہ رسول اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے وقت جنوبی عرب تجارت کی ایک عالمی شاہراہ تھا۔ خود آپ جس شہر میں پیدا ہوئے، وہ تجارت کا مرکز تھا۔ اور آپ نے بھی تجارتی کاروبار کیا، چنانچہ قرآن و سنت نے نہ صرف تجارت کی ترغیب دی، بلکہ اس کے بنیادی اصولوں کی نشاندہی کی]

اس سلسلے کے مزید اصولوں کو اختصار کے ساتھ اس طرح پیش کیا جا سکتا ہے۔ یہ تمام باتیں وہ ہیں جن سے تجارت کو پاک ہونا چاہیے:

(۱) نفع اور افزائش مال کا ایسا معاملہ جس میں ایک جانب کا فائدہ دوسری جانب کے یقینی نقصان پر مبنی ہو، جیسے جوا، لاٹری اور سٹہ وغیرہ۔

یسئلونک عن الخمر والمیسر قل فیھما اثم کبیر و منافع للناس [۱]

یہ لوگ آپ سے شراب اور جوئے کے متعلق دریافت کرتے ہیں آپ فرما دیجیے ان دونوں باتوں میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے لیے کچھ نفع کا سامان ہے۔

انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ لعلکم تفلحون [۲]

بلاشبہ شراب، جوا، بت اور پانسے کار شیطان ہیں۔ پس ان سے بچو تاکہ تم کو فلاح نصیب ہو۔

انما یرید الشیطان ان یوقع بینکم العداوۃ والبغضاء فی الخمر والمیسر و یصدکم عن ذکر اللہ و عن الصلوٰۃ فھل انتم منتھون [۳]

شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے تمھارے آپس میں عداوت اور بغض واقع کر دے اور اللہ کی یاد سے اور نماز سے تم کو باز رکھے۔ سو اب بھی باز آ جاؤ گے۔

عن انس قال لعن رسول اللہ صلے اللہ

انس کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

علیہ وسلم فی الخمر عشرۃ عاصرھا و معتصرھا وشاربھا وحاملھا والمحمولۃ الیہ وساقیھا وبایعھا ومتباعھا وآکل ثمنھا والمشتری لہ (رواہ الترمذی وابن ماجہ)[۱]

شراب کے بارے میں دس آدمیوں پر لعنت فرمائی۔ کشید کرنے والے، کشید کرانے والے، پینے والے، اٹھانے والے، جس کے لیے اٹھائی گئی، پلانے والے، بیچنے والے، خریدنے والے، شراب کی قیمت کھانے والے اور جس کے لیے خریدی گئی۔

(۲) دوسری بات یہ کہ حصول نفع کا وہ معاملہ جس میں اضطرار اور مجبوری پائی جائے۔ یا جبری رضامندی کو حقیقی رضامندی کے قائم مقام کر دیا گیا ہو۔ مثلاً سود یا کسی مزدور کو محنت سے کم اجرت دینا۔ ارشاد باری ہے:

احل اللہ البیع وحرم الربوا۔[۵]

اللہ تعالیٰ نے تجارت کو حلال اور سود کو حرام کیا۔

یمحق اللہ الربوٰ ویربی الصدقات واللہ لا یحب کل کفار اثیم۔[۶]

اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا۔ اور صدقات کی پرورش کرتا ہے۔ اور اللہ کافر بدکار کو پسند نہیں کرتا۔

وما اوتیتم من ربا لیربو فی اموال الناس فلا یربو عند اللہ۔[۷]

اور جو چیز تم اس غرض سے دوگے کہ وہ لوگوں کے مال میں پہنچ کر زیادہ ہو جائے تو یہ اللہ کے نزدیک نہیں بڑھتا۔

عن جابرؓ قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکل الربوٰ وموکلہ وکاتبہ وشاھدہ وقال ھم سواء۔[۸]

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ؐ نے فرمایا۔ سود کھانے والے، سود دینے والے، لکھنے والے اور گواہوں پر لعنت اور سب برابر ہیں۔

عن ابی ھریرۃؓ عن رسول اللہ ؐ قال لیاتین علی الناس زمان لا یبقی احد الا اکل الربوٰ ان لم یاکلہ فاصابہ من بخارہ و یروی من غبارہ۔[۹] (رواہ احمد)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ؐ نے فرمایا کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ سوائے سود کھانے والوں کے کوئی باقی نہیں رہے گا۔ اگر کوئی شخص ہو گا بھی تو اس کو سود کا بخار پہنچے گا اور ایک روایت میں ہے کہ اس کو سود کا غبار پہنچے گا۔

عن علیؓ قال نھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عن بیع المضطر وعن بیع الغرر وعن بیع الثمرۃ قبل ان تدرک۔[۱۰]

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجبوری کی خرید و فروخت بیع غرر اور پھلوں کو پکنے سے پہلے فروخت کرنے سے منع فرمایا۔

شاہ ولی اللہ جبری اور اضطراری رضامندی کو اسلامی لحاظ سے غیر معتبر قرار دیتے ہیں۔ فرماتے ہیں:

فان المفلس یضطر ان التزم ما یقدر علی ایفائه ولیس رضاه رضاً فی الحقیقة فلیس من العقود الرضیة و لا الاسباب الصالحة وانما هو باطل وسحت[۱۱]

اس لیے کہ مفلس مضطر اور مجبور ہوتا ہے کہ جس چیز کے پورا کرنے کی قدرت نہیں رکھتا اس کو اپنی بے چارگی کی وجہ سے اپنے ذمے لازم کرے اور یہ رضا ہرگز حقیقی نہیں۔ پس ربوٰ جیسا معاملہ نہ پسندیدہ معاملات میں سے ہے اور نہ کاروبار کے صالح اور درست معاملات سے۔ بلاشبہ یہ معاملہ باطل اور ظلم ہے۔

(۳) ایسا کاروبار جو اسلام کی نگاہ میں معصیت ہو۔ مثلاً شراب، مردار، خنزیر اور بت وغیرہ یہ وہ اشیا ہیں جن کی خرید و فروخت اسلامی نقطہ نظر سے ممنوع ہے۔

حرمت علیکم المیتة والدم و لحم الخنزیر وما اهل لغیر الله به[۱۲]۔

اے مسلمانو! تم پر مردار، خون، خنزیر کا گوشت اور غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا ہوا ذبیحہ حرام کیا گیا ہے۔

عن جابرؓ انه سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله حرم الخمر والمیتة والخنزیر والاصنام[۱۳]۔

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہؐ کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے شراب، مردار، خنزیر اور بتوں کی خرید و فروخت کو حرام قرار دیا ہے۔

عن جابرؓ انه سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول عام الفتح وهو بمکة ان الله ورسوله حرم بیع الخمر و المیتة والخنزیر والاصنام فقیل یا رسول الله ارأیت شحوم المیتة فانها تطلی بها السفن ویدهن بها الجلود و یستصبح الناس فقال لا هو حرام ثم قال عند ذالک قاتل الله الیهود ان الله

جابرؓ کہتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہؐ کو فتح مکہ کے سال کہتے ہوئے سنا کہ اللہ اور اس کے رسولؐ نے شراب، مردار، سؤر اور بتوں کا بیچنا حرام قرار دیا ہے۔ سوال کیا گیا کہ مردار کی چربی کے بارے میں کیا رائے ہے۔ (وہ کشتیوں پر ملی جاتی اور چمڑوں کو اس سے چکنا کیا جاتا ہے اور لوگ اس سے روشنی کرتے ہیں (چراغ جلاتے ہیں)۔ آپؐ نے فرمایا اس سے نفع اٹھانا جائز نہیں۔ وہ حرام ہے۔ اس کے بعد آپؐ نے فرمایا۔ اللہ یہود پر

لما حرم شحومها اجملوه ثم باعوه فاکلوا ثمنه[14] (متفق علیه)

لعنت کرے۔ جب اللہ تعالیٰ نے مردار کی چربی حرام قرار دی تو وہ چربی کو پگھلاتے، بیچ ڈالتے اور اس کی قیمت کھا جاتے۔

عن رافع بن خدیج قال قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم ثمن الکلب خبیث ومھر البغی خبیث وکسب الحجام خبیث[15] (رواہ مسلم)

رافع بن خدیج کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کتے کی قیمت خبیث ہے۔ زناکار عورت کی کمائی حرام ہے۔ اور سینگی کھینچنے والے کی اجرت ناپاک ہے۔

عن ابی جحیفة ان النبی علیه الصلوٰة والسلام نهی عن ثمن الدم وثمن الکلب وکسب البغی ولعن آکل الربوٰ وموکله والواشمة والمستوشمة والمصور (رواہ البخاری)[16]

ابو جحیفہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خون کی قیمت، کتے کی قیمت اور زناکار عورت کی کمائی سے منع فرمایا ہے اور سود کھانے اور سود دینے والے پر نیز جسم کو گودنے وگدوانے والی اور تصویر بنانے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

(۴) وہ معاملات جن میں جانبین کے درمیان نزاع ومناقشہ کی صورتیں موجود ہوں یا کوئی ایسا پہلو ہو جس میں اختلاف کی گنجائش رہ جائے۔ ان کو مشکوک قرار دیا۔ کیونکہ ان میں کسی فریق کو بھی نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہوتا ہے اور یہ چیز مقصد تجارت کے لیے کسی طرح بھی مناسب نہیں۔

عن ابی هریرةؓ قال نهی رسول اللّٰہ صلی اللہ علیه وسلم عن بیعتین فی بیعة[17]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک معاملہ بیع کو دو معاملے بننے سے منع فرمایا۔

عن ابی هریرةؓ قال نهی رسول اللّٰہ صلی اللہ علیه وسلم عن بیع وشرط[18]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع کے ساتھ شرط لگانے سے منع فرمایا۔

عن حکیم بن حزام قال نهانی رسول اللّٰہ صلی اللہ علیه وسلم ان ابیع لیس عندی[19]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو منع فرمایا ایسی شے کے فروخت کرنے سے جو میری ملکیت نہیں۔

(۵) وہ معاملہ جس میں دھوکا فریب مضمر ہو۔ مثلاً اچھی چیزوں میں بری ملادی جائیں اور پتہ نہ چلنے دیا جائے۔ یا ایک چیز پر نظر رکھی جائے تاکہ اسے حاصل کیا جائے۔ لیکن اسے معاملے میں شامل نہیں کیا گیا بلکہ کسی اور طریقے سے حاصل کرنے کا منصوبہ بنایا۔

عن ابی ھریرۃ رض قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع الحصاۃ وبیع الغرر (رواہ مسلم) [120]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دھوکے کے معاملہ کو بھی حرام قرار دیا اور کنکر پھینک کر کسی شے کی خریداری کو بھی۔

نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن النجش [121]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجش سے منع فرمایا۔

عن ابی ھریرۃ رض قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ثمن الکلب وکسب الزمارۃ (شرح السنۃ) [122]

ابوہریرہ رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت اور گانے والی زناکار عورت کی کمائی سے منع فرمایا۔

عن جابر رض نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المخابرۃ والمحاقلۃ والمزابنۃ والمحاقلۃ ان یبیع الرجل الزرع بمائۃ فرق حنطۃ والمزابنۃ ان یبیع التمر فی رؤس النخل بمائۃ فرق والمخابرۃ کراء الارض بالثلث والربع (رواہ مسلم) [123]

جابر رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مخابرہ، محاقلہ، اور مزابنہ سے منع فرمایا ہے۔ محاقلہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی کھڑی فصل کو سو فرق (پیمانہ) غلہ کے بدلے بیچ دے۔ مزابنہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے درخت کی کھجوروں کو عام کھجوروں کے سو فرق کے عوض بیچ دے۔ اور مخابرہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی زمین کو ایک تہائی یا چوتھائی پیداوار پر بٹائی کے لیے دیدے۔

عن جابر رض قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المحاقلۃ والمزابنۃ والمخابرۃ والمعاومۃ وعن الثنیا ورخص فی العرایا (مسلم) [124]

حضرت جابر رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ، مزابنۃ اور مخابرہ اور معاومہ اور ثنیا سے منع فرمایا اور عرایا کی اجازت دیدی۔

عن ابی ھریرۃ رض ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تلقوا الرکبان لبیع ولا یبیع بعضکم علی بیع بعض ولا تناجشوا ولا یبیع حاضر لباد ولا تصروا الابل والغنم فمن ابتاعھا بعد ذلک فھو بخیر النظرین

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ ص نے فرمایا کہ غلہ لانے والے قافلے کو آگے جا کر نہ ملو اور کوئی دوسرے کی خریداری پر اپنا معاملہ نہ کرے اور نجش نہ کرو اور کوئی شہری کسی دیہاتی کا مال نہ بیچے اور اونٹنیوں و بکریوں کے تھنوں میں دودھ نہ جمع کرو جو شخص ایسے جانور کو خریدے اور اسے دودھ

بعد ان یحلبها ان رضیها امسکها و ان سخطها ردها وصاعًا من تمر (متفق علیہ)، وفی روایة لمسلم من اشتری شاة مصراة فهو بالخیار ثلثة ایام فان ردها رد معها صاعًا من طعام لا سمراء[۲۵]۔

دوہنے کے بعد اختیار رہوگا کہ وہ راضی ہو تو رکھ لے اور خوش نہ ہو تو واپس کر دے اور ایک صاع کھجور دیدے۔ مسلم کی روایت میں ہے کہ جو شخص ایسی بکری خریدے جس کے تھنوں میں دودھ جمع ہو تو اس کو تین روز تک اختیار حاصل ہے اگر وہ واپس کرے تو ایک صاع کھجور دیدے۔ گندم نہ دے۔

عن ابن عمرؓ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یبیع الرجل علی بیع اخیہ ولا یخطب علی خطبته اخیه الا ان یاذن له (مسلم)[۲۶]

ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ؐ نے فرمایا کہ کوئی شخص اپنے بھائی کی بیع پر مال نہ بیچے اور نہ اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر اپنا پیغام دے جائے۔ الا یہ کہ اس کو اس امر کی اجازت دی جائے۔

عن واثلة بن الاسقع۔ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من باع عیبًا لم یبینه لم یزل فی مقت اللہ اولم تزل الملائکة تلعنه۔ (رواہ ابن ماجہ)[۲۷]

واثلہ بن اسقع کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ؐ کو یہ فرماتے سنا کہ جو شخص عیب دار چیز کو بیچے اور اس کے عیب کو ظاہر نہ کرے، وہ ہمیشہ غضب الٰہی کا شکار رہتا ہے اور فرشتے ہمیشہ اس پر لعنت بھیجتے ہیں۔

(۶) اسی طرح آپؐ نے احتکار و اکتناز سے منع فرمایا۔ احتکار کے معنی یہ ہیں کہ غلّہ اور دوسری اشیا محصور و محدود کرلی جائیں اور پورا معاشرہ اس سے استفادہ نہ کرسکے۔ اکتناز کے معنی یہ ہیں کہ دولت کے عظیم الشان خزانے افراد کے پاس جمع ہو جائیں۔ ان کی تقسیم اور پھیلاؤ کی کوئی سبیل نہ ہو۔ اسلام ان دونوں کے خلاف پابندی عائد کرتا ہے۔

عن معمرؓ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احتکر فهو خاطیٔ[۲۸]

معمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ ؐ نے فرمایا کہ احتکار کرنے والا خطا کار ہے۔

عن عمرؓ عن النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام قال الجالب مرزوق والمحتکر ملعون۔[۲۹]

حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ؐ نے فرمایا تاجر کو (خدا کی طرف سے) رزق دیا جاتا ہے اور غلہ کو گرانی کے خیال سے روکنے اور بند کرنے والا ملعون ہے۔

عن عمرؓ بن الخطاب قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من احتکر علی المسلمین طعامهم ضربه اللہ بالجذام والافلاس (ابن ماجہ)[۳۱]

حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضورؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص غلہ کو روک کر مسلمانوں کے ہاتھ گراں فروخت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو جذام اور افلاس میں مبتلا کر دیتا ہے۔

عن ابن عمرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احتکر طعاماً اربعین یوماً یرید به الغلاء فقد بریٔ من اللہ وبریٔ اللہ منه۔

ابن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہؐ کا ارشاد ہے جس شخص نے گرانی کے خیال سے غلہ کو چالیس دن بند رکھا، اس نے خدا کے عہد کو توڑ ڈالا اور خدا بھی اس سے بیزار ہو گیا۔

اسلام نے ان فاسد اور باطل راہوں کو بند کر کے جائز طریقہ ہائے تجارت کو باقی رکھا تاکہ اسلامی معاشرے میں غیر صالح عناصر راہ نہ پا سکیں۔ تجارت کے ان اصولوں کے پیچھے جو روح کام کر رہی ہے وہ ہے رزق حلال کی تلاش۔ قرآن و سنت نے انسان کی مالی ضروریات اور معاشی حاجت مندیوں کو پیش نظر رکھا ہے۔ البتہ ان کے لیے حلال اور جائز ذرائع ضروری قرار دیے ہیں۔ قرآن و سنت کی مندرجہ ذیل نصوص سے رزق حلال کی اہمیت کا پتہ چلتا ہے:

فکلوا مما رزقکم اللہ حلالاً طیباً واشکروا نعمت اللہ ان کنتم ایاہ تعبدون۔ انما حرم علیکم المیتة والدم ولحم الخنزیر وما اهل لغیر اللہ به فمن اضطر غیر باغ ولا عاد فان اللہ غفور رحیم۔ ولا تقولوا لما تصف السنتکم الکذب هذا حلال وهذا حرام لتفتروا علی اللہ الکذب ان الذین یفترون علی اللہ الکذب لا یفلحون۔ متاع قلیل ولهم عذاب الیم۔[۳۲]

پس خدا نے جو تم کو حلال طیب رزق دیا ہے، اسے کھاؤ اور اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرو، اگر اسی کی عبادت کرتے ہو۔ اس نے تم پر مردار، لہو اور سور کا گوشت حرام کر دیا ہے اور جس چیز پر خدا کے سوا کسی اور کا نام پکارا جائے۔ ہاں اگر کوئی ناچار ہو جائے تو بشرطیکہ گناہ کرنے والا نہ ہو اور نہ حد سے نکلنے والا تو خدا بخشنے والا مہربان ہے۔ اور یونہی جھوٹ تمہاری زبان پر آ جائے مت کہہ دیا کرو یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے کہ خدا پر جھوٹ بہتان باندھنے لگو۔ جو لوگ خدا پر جھوٹ بہتان باندھتے ہیں ان کا بھلا نہیں ہوگا۔ فائدہ تو تھوڑا سا ہے مگر اس کے بدلے ان کو عذاب الیم ہوگا۔

قل من حرم زينة الله التي اخرج لعباده والطيبت من الرزق ط قل هي للذين امنوا في الحيوة الدنيا خالصة يوم القيمة ط كذلك نفصل الايت لقوم يعلمون ۝ قل انما حرم ربي الفواحش ما ظهر منها وما بطن والاثم والبغي بغير الحق وان تشركوا بالله ما لم ينزل به سلطانا وان تقولوا على الله ما لا تعلمون ۝ ؎۳۴

پوچھو تو کہ جو زینت اور کھانے پینے کی پاکیزہ چیزیں خدا نے اپنے بندوں کے لیے پیدا کی ہیں، ان کو حرام کس نے کیا ہے؟ کہہ دو کہ یہ چیزیں دنیا کی زندگی میں ایمان والوں کے لیے ہیں اور قیامت کے دن خاص انہی کا حصہ ہوں گی۔ اسی طرح خدا اپنی آیتیں سمجھنے والوں کے لیے کھول کھول کر بیان کرتا ہے۔ کہہ دو کہ میرے پروردگار نے تو بے حیائی کی باتوں کو، ظاہر ہوں یا پوشیدہ اور گناہ کو اور ناحق زیادتی کرنے کو، حرام کیا ہے اور اس کو بھی کہ تم کسی کو خدا کا شریک بناؤ جس کی اس نے کوئی سند نازل نہیں کی اور اس کو بھی کہ خدا کے بارے میں ایسی باتیں کہو جن کا تمہیں کچھ علم نہیں۔

وكلوا مما رزقكم الله حللا طيبا واتقوا الله الذي انتم به مؤمنون ۝ ؎۳۵

اور اللہ کے دیے میں سے ستھری اور حلال چیزیں کھاؤ اور اللہ سے ڈرو جس پر تم ایمان رکھتے ہو۔

يا ايها الذين امنوا كلوا من طيبت ما رزقنكم فكلوا مما غنمتم حللا طيبا ۝ ؎۳۶

اے مومنو! پاک چیزوں میں سے جو ہم نے تم کو دی ہیں، کھاؤ جو تم مال غنیمت لائے اس میں سے حلال طیب کھاؤ۔

يا ايها الرسل كلوا من الطيبت واعملوا صالحا ط اني بما تعملون عليم۔ ؎۳۷

مرسلین کرام! پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ اور نیک عمل کرو جو تم کرتے ہو، میں جانتا ہوں۔

قل لا يستوي الخبيث والطيب ولو اعجبك كثرة الخبيث ج فاتقوا الله يا اولي الالباب لعلكم تفلحون ۝ ؎۳۸

آپ فرما دیں کہ پاک اور ناپاک برابر نہیں۔ اگرچہ تجھے ناپاک کی بہتات اچھی لگے۔ سو اے عقل مندو! اللہ سے ڈرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔

عن ابي هريرة رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله طيب لا يقبل الا طيبا وان الله امر المومنين بما امر به المرسلين فقال يا ايها الرسل كلوا من الطيبت واعملوا

ابوہریرہ رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ پاک چیزوں کو قبول کرتا ہے اور خداوند تعالیٰ نے مومنوں کو بھی اس چیز کا حکم دیا ہے جس کا حکم اپنے رسولوں کو دیا ہے چنانچہ فرمایا مرسلین کرام! پاک چیزیں کھاؤ اور نیک کام کرو اور فرمایا

صالحاً وقال اللہ تعالیٰ یا ایہا الذین اٰمنوا کلوا من طیبات ما رزقنٰکم ثم ذکر الرجل یطیل السفر اشعث اغبر یمد یدیہ الی السماء یارب ومطعمہ حرام ومشربہ حرام وملبسہ حرام وغذی بالحرام فانی یستجاب لذلک (رواہ مسلم)[۹]

اے ایمان والو پاکیزہ چیزیں جو ہم نے دی ہیں کھاؤ پھر آپ نے اس شخص کا تذکرہ کیا جو طویل سفر کرتا ہے پراگندہ حال اور غبار آلودہ اپنے دونوں ہاتھوں کو آسمان کی طرف اٹھاتا ہے اور کہتا ہے۔ اے پروردگار مجھے یہ دے وہ دے، حالانکہ اس کا کھانا حرام، اس کا پینا حرام، اس کا لباس حرام، اور حرام ہی میں اس کی پرورش ہوئی پھر کیونکر اس کی دعا قبول کی جائے۔

وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاتی علی الناس زمان لا یبالی المرء ما اخذ منہ امن الحلال ام من الحرام[۱۰] (رواہ بخاری)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ مال میں جو چیز اسے ملے گی، وہ اس کی پروا نہیں کرے گا کہ حلال ہے یا حرام۔

عن ابی بکرؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یدخل الجنۃ جسد غذی بالحرام (رواہ البیہقی)[۱۱]

حضرت ابوبکرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس بدن نے حرام مال سے پرورش حاصل کی ہے وہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔

عن ابن عمرؓ قال من اشتری ثوباً بعشرۃ دراہم وفیہ درہم حرام لم یقبل اللہ تعالیٰ صلوٰۃ ما دام علیہ (رواہ البیہقی)[۱۲]

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ جو شخص (مثلاً) ایک کپڑا دس درہم میں خریدے اور ان میں ایک درہم حرام مال کا ہو تو اللہ تعالیٰ اس وقت تک اس کی دعا قبول نہیں فرمائے گا جب تک اس کے جسم پر وہ کپڑا ہے۔

عن جابرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحم نبت من السحت وکل لحم نبت من السحت کانت النار اولی بہ[۱۳]

جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ وہ گوشت جس نے حرام سے پرورش پائی ہو، جنت میں داخل نہ ہوگا اور جس گوشت نے حرام مال سے نشو و نما حاصل کی وہ دوزخ ہی کے لائق ہے۔

عن عبد اللہ بن مسعودؓ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یکسب عبد

عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جو بندہ مال حرام کمائے اور صدقہ کرے وہ اس سے قبول

مال حرام فیصدق منه فیتقبل منه و لا ینفق منه فیبارك له فیه ولا یترك خلف ظهره الا کان زاده الی النار ان الله لا یمحو السیئ بالسیئ ولکن یمحو السیئ بالحسن ان الخبیث لا یمحو الخبیث (رواہ احمد)[۴۴]

نہیں کیا جائے گا۔ اسی طرح وہ خرچ کرے تو اس میں برکت نہیں ہوگی۔ اور جو کچھ حرام مال کو مرنے کے بعد چھوڑ جائے وہ اس کے لیے دوزخ کا توشہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ برائی کو برائی سے دور نہیں کرتا بلکہ برائی کو بھلائی سے دور کرتا ہے ناپاک مال ناپاکی کو دور نہیں کرتا۔

عن النعمان بن بشیر رض قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الحلال بیّن والحرام بیّن وبینهما مشتبهات لا یعلمهن کثیر من الناس فمن اتقی الشبهات استبرأ لدینه وعرضه ومن وقع فی الشبهات وقع فی الحرام کالراعی یرعی حول الحمی یوشك ان یوقع فیه الا وان لکل ملك حمی الا وان حمی الله محارمه الا وان فی الجسد مضغة اذا صلحت صلح الجسد کله واذا فسدت فسد الجسد کله الا وهی القلب (متفق علیه)[۴۵]

نعمان بن بشیر رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ ص نے فرمایا کہ حلال ظاہر ہے اور حرام بھی ظاہر اور ان دونوں کے درمیان مشتبہ چیزیں ہیں، جنھیں بہت لوگ جانتے نہیں۔ جو شخص مشتبہ چیزوں سے بچا اس نے اپنا دین بچا لیا اور اپنی آبرو کو محفوظ رکھا، اور جو شخص مشتبہ چیزوں میں مبتلا ہوا اس کی کیفیت اس چرواہے کی سی ہے جو چراگاہ کے کنارے اپنے جانوروں کو چرائے اور ہر وقت اس کا خطرہ رہے کہ کوئی جانور کھیت میں گھس جائے۔ خبردار کہ ہر بادشاہ کی ایک حد مقرر ہے اور خدا کی حد حرام چیزیں ہیں۔ آگاہ رہو کہ انسان کے جسم میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے جب تک یہ ٹھیک رہتا ہے، سارا بدن ٹھیک رہتا ہے، اور جب وہ خراب ہو جاتا ہے تو سارا بدن خراب ہو جاتا ہے۔ وہ دل ہے۔

عن عائشة رض قالت قال النبی صلی الله علیه وسلم ان اطیب ما اکلتم من کسبکم وان اولادکم من کسبکم (رواہ ترمذی)[۴۶]

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ رسول اللہ ص نے فرمایا جو چیز تم کھاتے ہو اس میں سب سے بہتر وہ ہے جو تم اپنے ہاتھوں سے کما کر کھاؤ اور تمہاری اولاد بھی تمہارے کسب میں سے۔

قرآن و سنت میں حلال و حرام اور پاک و ناپاک کے متعلق تفصیلی ہدایات آئی ہیں اور تقریباً ان تمام امور کا احصا کیا گیا ہے جو کسی نہ کسی طرح انسان کی مالی جدوجہد کا نتیجہ بنتے ہیں۔ ان نصوص سے یہ اندازہ کرنا مشکل نہیں کہ اسلام میں رزق حلال کی کتنی اہمیت ہے۔ اسلام معاشرے کے کسی حصے

میں حرام و خبیث مال کے لیے گنجائش نہیں چھوڑتا۔ فی الحقیقت اسلامی نقطۂ نظر سے کسب جائز، درست خرید و فروخت اور صحیح معاملات معاشی استحکام کی جان ہیں۔ کیونکہ معاشی ناہمواریوں کا اصل سبب غیر صالح رجحانات ہوتے ہیں جن کے نتیجے میں دولت سمٹ کر چند ہاتھوں میں اکٹھی ہوتی رہتی ہے اور پورا معاشرہ ان کا دست نگر ہو جاتا ہے۔ اسلام نے وہ تمام اصول و قواعد بیان کر دیے جن سے تجارت صحیح اصولوں پر قائم ہوتی ہے۔ درست معاملات سے معاشرتی استحکامات ہوتا ہے اور مملکت صحیح معنوں میں فلاحی مملکت قرار پاتی ہے۔ اگر معاشرے کے مالی معاملات میں اسلام کے دیے ہوئے اصولوں کا لحاظ رکھا جائے تو یہ بات بالیقین کہی جا سکتی ہے کہ معاشرے میں کوئی معاشی ناہمواری باقی نہیں رہ سکتی

حواشی:

[1] البقرہ: ۲۱۹
[2] المائدہ: ۹۰
[3] ایضاً: ۹۱
[4] باب الکسب وطلب الحلال مشکوٰۃ ص ۲۴۲
[5] البقرہ: ۲۷۵
[6] ایضاً: ۲۷۶
[7] الروم: ۳۹
[8] مشکوٰۃ باب الربوٰ ص ۲۴۴
[9] ایضاً: ۲۴۵
[10] ابوداؤد کتاب البیوع فی المضطر ص ۳۴۸
[11] حجۃ اللہ البالغہ ج ۲ ص ۱۰۳ مطبوعہ مصر
[12] المائدہ
[13] نیل الاوطار ج ۲، کتاب البیوع
[14] مشکوٰۃ المصابیح کتاب البیوع فی الکسب وطلب الحلال ص ۲۴۱۔
[15] ایضاً ۰م
[16] ایضاً
[17] ایضاً
[18] ایضاً
[19] ابوداؤد کتاب البیوع ص ۳۴۶
[20] مشکوٰۃ باب المنہی عنہا من البیوع ص ۲۴۷
[21] نجش کے معنی رغبت دلانا اور فریب دینا مثلاً دو شخصوں کے درمیان خرید و فروخت کی گفتگو ہو رہی ہو۔ تیسرا شخص تعریف کر دے تاکہ خریدار کو رغبت دے اور اس شخص کا مقصود خریدنا نہ ہو۔

۲۲۔ مشکوٰۃ المصابیح ۲۳۔ ایضاً

۲۴۔ ایضاً۔ معاومت کے معنی یہ ہیں کہ درخت کے پھل کو نمودار ہونے سے پہلے ایک برس یا چند برسوں کے عوض فروخت کر دیا جائے۔ ثنیا یہ ہے کہ پھل دار درختوں کو بیچ دیا جائے اور پھلوں کی ایک غیر معین مقدار کو باغ سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔ عرایا وہ درخت جو کسی کو عاریتاً دیدیا جائے تاکہ وہ اس کا پھل کھائے۔

۲۵۔ ایضاً ص ۲۴۷ ۲۶۔ ایضاً

۲۷۔ ایضاً ص ۲۴۹ ۲۸۔ ایضاً باب الاحتکار ص ۲۹

۲۹۔ ایضاً ۳۰۔ ایضاً

۳۱۔ ایضاً ۳۲۔ ایضاً ص ۲۵۱

۳۳۔ النحل: ۱۱۴ تا ۱۱۷ ۳۴۔ الاعراف: ۳۲-۳۳

۳۵۔ المائدہ: ۸۸ ۳۶۔ البقرہ: ۱۷۲

۳۷۔ المومنون: ۵۱ ۳۸۔ المائدہ: ۱۰۰

۳۹۔ مشکوٰۃ کتاب البیوع فی الکسب وطلب الحلال ص ۲۴۱

۴۰۔ ایضاً ۴۱۔ ایضاً ص ۲۴۳ (مشکوٰۃ)

۴۲۔ ایضاً ۴۳۔ ایضاً ص ۲۴۲

۴۴۔ ایضاً ۴۵۔ ایضاً ص ۲۴۱

۴۶۔ ایضاً

تصوراتِ عرب قبل اسلام

(مؤلفہ عبید اللہ قدسی)

اس کتاب میں جزیرۂ عرب قبل اسلام کی تہذیب، ثقافت، عقائد، دینی شعائر اور ان کے نظریۂ حیات وموت کو تفصیل سے پیش کیا گیا ہے۔ قیمت چار روپے پچاس پیسے ۵۰/۴ روپے

ملنے کا پتہ: ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ۔ کلب روڈ۔ لاہور